محمد وسیم اختر مفتی

حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ

حضرت قدامہ بن مظعون کے دادا کا نام حبیب بن وہب تھا۔ ان کا تعلق قریش سے تھا، تاہم وہ اپنے پانچویں جد جمح بن عمرو کی نسبت سے جمحی کہلاتے ہیں۔ کعب بن لوی پر حضرت قدامہ کا شجرۂ نسب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مبارک سے جا ملتا ہے۔ آپ مرہ بن کعب، جب کہ حضرت قدامہ ان کے بھائی ہصیص بن کعب کی اولاد میں سے تھے۔ ہصیص حضرت قدامہ بن مظعون کے ساتویں جد تھے۔ حضرت قدامہ کی والدہ غزیہ بنت حویرث بھی بنو جمح سے تعلق رکھتی تھیں۔ حضرت عثمان بن مظعون اور حضرت عبداللہ بن مظعون ان کے سوتیلے بھائی تھے۔ حذافہ بن جمح حضرت قدامہ کے لکڑ دادا (دادا کے دادا) ہونے کے ساتھ ان کے لکڑ نانا (نانا کے دادا) بھی تھے۔ حضرت قدامہ کے چچا معمر بن حبیب زمانۂ جاہلیت میں ہونے والی جنگ فجار کے ایک کمانڈر رہے تھے۔ ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر حضرت قدامہ کی بھانجی تھیں، حضرت قدامہ کی بہن حضرت زینب بنت مظعون سیدہ حفصہ اور حضرت عبداللہ بن عمر کی والدہ تھیں۔ ابوعمرو حضرت قدامہ کی کنیت تھی۔ یہی زیادہ مشہور ہے، تاہم ان کی کنیت ابوعمر بھی بتائی گئی ہے۔

ابن ہشام نے اپنی کتاب ''السیرۃ النبویۃ'' میں ابن اسحاق کے حوالہ سے اوائل بعثت محمدی میں دین اسلام کی طرف لپکنے والے اصحاب رسول کی فہرست دی ہے۔ ان اصحاب کی ترتیب میں جنھیں قرآن مجید نے 'اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ'* کا نام دیا ہے، حضرت قدامہ بن مظعون کا نمبر چودھواں ہے۔ حضرت قدامہ کے بھائی حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عبداللہ بن مظعون اور بھتیجے حضرت سائب بن عثمان بھی ان کے ساتھ نعمت اسلام سے سرفراز ہوئے۔

---

* التوبہ ۹: ۱۰۰۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی دار ارقم میں داخل نہ ہوئے تھے۔

حضرت قدامہ بن مظعون کو حبشہ و مدینہ، دونوں ہجرتوں کا شرف حاصل ہوا۔ رجب ۵؍نبوی (۶۱۵ء) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی ایذا رسانیوں کو دیکھ کر صحابہ کو مشورہ دیا کہ حبشہ (Abyssinia, Ethiopia) کو ہجرت کر جائیں۔ فرمایا: وہاں ایسا بادشاہ (King of Axum) حکمران ہے جس کی سلطنت میں ظلم نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت عثمان بن مظعون کی قیادت میں پندرہ اہل ایمان حبشہ روانہ ہوئے، پھر حضرت جعفر بن ابوطالب کی سربراہی میں دو کشتیوں پر سوار سڑسٹھ اہل ایمان کا دوسرا گروپ نکلا۔ حضرت قدامہ بن مظعون اسی گروپ میں شامل تھے۔ یہ پہلی ہجرت حبشہ تھی۔ دونوں گروپوں کے مہاجرین کی مجموعی تعداد تراسی (ابن جوزی: ایک سو نو) تھی۔

شوال ۵؍نبوی میں قریش کے اسلام قبول کرنے کی افواہ حبشہ میں موجود مسلمانوں تک پہنچی تو ان میں سے کچھ کشتی پر سوار ہو کر مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب یہ خبر غلط ثابت ہوئی تو ان میں سے چند حبشہ لوٹ گئے، تاہم حضرت عثمان بن عفان، حضرت زبیر بن عوام، حضرت مصعب بن عمیر، حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت قدامہ بن مظعون، ان کے دو بھائی حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عبداللہ بن مظعون اور ان کے بھتیجے حضرت سائب بن عثمان ان تینتیس (یا اڑتیس) اصحاب میں شامل تھے، جنھوں نے دوسری ہجرت حبشہ میں حصہ نہ لیا اور مکہ ہی مقیم ہو گئے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

مکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی زندگی کٹھن ہو گئی تو اللہ کے حکم سے آپ نے صحابہ کو یثرب (مدینہ) کی طرف ہجرت کرنے کا اذن دے دیا۔ صحابہ چھوٹی چھوٹی ٹولیوں کی صورت میں مکہ سے نکلنے لگے۔ سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت عمرو بن ام مکتوم مدینہ پہنچے، پھر حضرت عمار بن یاسر، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت بلال نے ہجرت کی (بخاری، رقم ۳۹۲۵)۔ ان کے بعد حضرت ابوسلمہ، ان کی اہلیہ حضرت ام سلمہ، حضرت عامر بن ربیعہ، ان کی اہلیہ حضرت ام عبداللہ، حضرت قدامہ بن مظعون، حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عبداللہ بن مظعون، حضرت ابوحذیفہ اور حضرت عبداللہ بن جحش نے شہر ہجرت کا رخ کیا۔ حضرت عمر بیس افراد کے قافلہ کے ساتھ مدینہ آئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کی آمد ہوئی۔ حضرت قدامہ بن مظعون، ان کے بھائی حضرت عثمان بن مظعون اور حضرت عبداللہ بن مظعون جو مکہ میں اپنے گھر بار خالی کر کے آئے تھے، مدینہ میں حضرت عبداللہ بن سلمہ عجلانی کے مہمان ہوئے۔ حضرت معمر بن حارث نے بھی ان کے ساتھ قیام کیا۔

مدینہ تشریف آوری کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین وانصار میں مواخات قائم فرمائی۔ اہل مواخات میں حضرت قدامہ کا نام مذکور نہیں۔

حضرت قدامہ بن مظعون، ان کے دونوں بھائیوں حضرت عثمان، حضرت عبداللہ اور ان کے بھتیجے حضرت سائب بن عثمان نے جنگ بدر میں حصہ لیا۔

۳ھ: آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت کرنے کے اڑھائی سال بعد شعبان کے مہینے میں حضرت حفصہ بنت عمر سے نکاح کیا۔ پھر اسی سال آپ نے انھیں ایک طلاق دی (دوسری روایت: دینے کا ارادہ کیا) تو حضرت عمر نے اپنا سر غبار آلود کر لیا اور کہا: اب اللہ کو عمر اور اس کی بیٹی کی پروانہ ہو گی۔ حضرت حفصہ نے اپنے بہنوئی حضرت قدامہ بن مظعون اور حضرت عثمان سے شکوہ کیا۔ اگلے ہی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ حفصہ کے پاس آئے اور فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا: اللہ آپ کو حکم دیتا ہے کہ حفصہ سے رجوع کر لیں، وہ روزہ دار اور تہجد گزار ہیں اور جنت میں بھی آپ کی اہلیہ رہیں گی (المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۳۰۶، ۳۰۷)۔

حضرت قدامہ جنگ احد، جنگ خندق اور باقی تمام غزوات میں بھی شریک رہے۔

حضرت عثمان بن مظعون کی ایک بیٹی حضرت خویلہ بنت حکیم کے بطن سے تھی۔ وفات کے وقت انھوں نے اس کی شادی اور رخصتی کے بارے میں اپنے بھائی حضرت قدامہ کو وصیت کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر دونوں اصحاب کے بھانجے تھے، وہ اپنے ماموں حضرت قدامہ کے پاس آئے اور حضرت عثمان کی بیٹی کا رشتہ مانگا۔ انھوں نے بچی سے پوچھے بغیر اس کی نسبت ان سے طے کر دی۔ اس اثنا میں حضرت مغیرہ بن شعبہ بچی کی ماں سے ملے اور مال کی رغبت دلائی۔ بچی نے ماں کی صلاح کو ترجیح دی اور حضرت عبداللہ بن عمر سے بیاہ کرنے سے انکار کر دیا۔ معاملہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا تو آپ نے حضرت قدامہ بن مظعون کو طلب فرمایا۔ انھوں نے کہا: یا رسول اللہ، یہ میری بھتیجی ہے جس کے بیاہ کی ذمہ داری مجھے وصیت کی گئی تھی۔ میں نے اس کا رشتہ اس کے پھوپھی زاد سے طے کیا ہے۔ اس کی بھلائی کرنے اور اس کا کفو ڈھونڈنے میں میں نے کوئی کوتاہی نہیں کی، لیکن یہ اپنی ماں کی خواہش کے پیچھے چل پڑی ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ یتیم ہے، اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ آپ نے اس کی نسبت حضرت عبداللہ سے توڑ کر حضرت مغیرہ سے اس کا بیاہ کر دیا (ابن ماجہ، رقم ۱۸۷۸۔ مسند احمد، رقم ۶۱۳۶)۔

۲۰ھ: عہد صدیقی میں حضرت علا بن حضرمی بحرین کے عامل تھے۔ خلیفۂ ثانی حضرت عمر نے انھیں ہٹا کر حضرت قدامہ بن مظعون کو گورنر بنایا (بخاری، رقم ۴۰۱۱)۔ ان کی گورنری کے زمانہ میں قبیلۂ عبدالقیس کے سردار حضرت بشر

بن عمرو (یا معلیٰ) جو جارود کے لقب سے مشہور ہیں، بحرین سے آئے، حضرت عمر کو ملے اور کہا: امیر المومنین، قدامہ نے شراب پی رکھی تھی اور نشے میں تھے۔ میں نے اللہ کی ایک حد ٹوٹتے دیکھی ہے، اس لیے آپ تک خبر پہنچانا فرض تھا۔ حضرت عمر نے پوچھا: تمھارے الزام کی گواہی کون دیتا ہے۔ انھوں نے کہا: ابو ہریرہ۔ حضرت عمر نے حضرت ابو ہریرہ کو بلایا اور پوچھا: تم کیا شہادت دیتے ہو؟ انھوں نے کہا: میں نے قدامہ کو شراب نوشی کرتے تو نہیں دیکھا، تاہم وہ نشے میں تھے اور قے کر رہے تھے۔ حضرت عمر نے کہا: تم نے خوب گواہی دی۔ پھر انھوں نے حضرت قدامہ کو خط لکھا کہ بحرین سے آ کر مجھے ملو۔ وہ آئے تو حضرت جارود نے پھر حد قائم کرنے کا مطالبہ کیا۔ حضرت عمر نے کہا: تم فریق ہو یا گواہ ہو؟ حضرت جارود نے کہا: گواہ ہوں۔ حضرت عمر نے کہا: تم نے اپنی گواہی دے دی ہے۔ اگلے روز حضرت جارود نے پھر شرب خمر کی حد نافذ کرنے پر اصرار کیا تو حضرت عمر نے کہا: تم مدعی بن گئے ہو اور تمھارے حق میں ایک شخص کے علاوہ کسی نے گواہی نہیں دی۔ اپنی زبان بند کرو، نہیں تو میں برا پیش آؤں گا۔ حضرت جارود نے جواب دیا: عمر، یہ درست نہیں کہ تمھارے چچا زاد نے شراب پی ہے اور تم مجھے برا پیش آنے کی دھمکیاں دے رہے ہو۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا: امیر المومنین، آپ کو ہماری شہادت میں شک ہے تو قدامہ کی بیوی ہند بنت ولید سے پوچھ لیں۔ حضرت عمر نے حضرت ہند سے رابطہ کیا تو انھوں نے اپنے شوہر کے خلاف گواہی دی۔ دوسری روایت کے مطابق حضرت ابو ہریرہ کے بجاے علقمہ خصی نے حضرت قدامہ کے خلاف شہادت دی۔ دوسری گواہی ملنے کے بعد حضرت عمر نے حد جاری کرنے کا فیصلہ کر لیا، لیکن حضرت قدامہ نے کہا: آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ پوچھا: کیوں؟ کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَیۡسَ عَلَی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیۡمَا طَعِمُوۡۤا اِذَا مَا اتَّقَوۡا وَّاٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّاٰمَنُوۡا ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّاَحۡسَنُوۡا. (المائدہ ۵: ۹۳)

''جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک اعمال کیے، ان پر کوئی گرفت نہ ہو گی اس باب میں جو وہ کھا پی چکے بشرطیکہ وہ آیندہ حرام چیزوں سے بچیں، ایمان پر ثابت قدم رہیں، نیک اعمال کرتے رہیں، پھر جس چیز سے روکا جائے، رکیں، احکام الٰہی کو مانیں، پھر تقویٰ پر قائم رہیں اور ہر حکم پر خوبی سے عمل پیرا ہوں۔''

حضرت عمر نے کہا: تم نے تاویل کرنے میں غلطی کی، جب تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو اس کی طرف سے حرام کی ہوئی محرمات سے بچو گے۔ اب حضرت عمر نے حاضرین سے پوچھا: تم قدامہ کو کوڑے لگانے کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو؟ جواب آیا، قدامہ جب تک بیمار ہیں، انھیں کوڑے نہ مارے جائیں۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت عمر

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

نے پھر دریافت کیا تو لوگوں نے کہا: ابھی وہ ضعف محسوس کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا: کوڑا لاؤ، یہی بہتر ہے کہ وہ کوڑے کھاتے ہوئے اللہ سے جا ملیں اور میری گردن پر ان کا وبال نہ ہو۔ اس واقعے کے بعد حضرت عمر اور حضرت قدامہ حج پر گئے، لیکن باہم ناراض ہی رہے۔ حج سے واپسی پر حضرت عمر نے سقیا کے مقام پر شب بسر کی۔ نیند سے بیدار ہوئے تو کہا: قدامہ کو بلاؤ، خواب میں آنے والے شخص نے مجھے نصیحت کی کہ قدامہ سے صلح کرو، وہ تمھارا بھائی ہے۔ حضرت عمر نے انھیں منایا اور ان کے لیے استغفار کی (السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۷۵۱۶)۔

ایوب بن ابوتمیمہ سختیانی کا کہنا ہے کہ بدری صحابہ میں سے حضرت قدامہ بن مظعون کے علاوہ کسی پر شرب خمر کی حد جاری نہیں کی گئی۔ ابن اثیر کہتے ہیں: یہ بات درست نہیں، ایک اور بدری صاحب حضرت نعیمان بن عمرو انصاری پر بھی حد لگائی گئی (بخاری، رقم ۶۷۷۵)۔ بخاری کی مذکورہ روایت کے متن 'أن النبي أتي بنعيمان او ابن نعيمان و هو سكران' (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نعیمان یا ان کے بیٹے کو نشہ کی حالت میں لایا گیا) کو دیکھا جائے تو باپ بیٹا، دونوں میں سے کسی ایک کا اس واقعہ سے متعلق ہونا محتمل ہے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ حضرت نعیمان نہیں، بلکہ ان کا بیٹا شراب کا رسیا تھا اور اس پر چار بار بادہ نوشی کی حد جاری کی گئی۔ ابن حجر کا اصرار ہے کہ شراب نوشی کا واقعہ حضرت نعیمان ہی سے متعلق ہے۔ وہ دلیل میں ابن مندہ کی روایت پیش کرتے ہیں جس میں حضرت نعیمان کا نام صراحت سے مذکور ہے۔

www.javedahmadghamidi.org

اس واقعے کے بعد حضرت عمر نے حضرت قدامہ بن مظعون کو معزول کر کے یہ عہدہ دوبارہ حضرت علا بن حضرمی کو سونپ دیا۔ ابن جوزی کی روایت کے مطابق حضرت عمر نے حضرت ابوہریرہ اور ابن اثیر کے بیان کے مطابق حضرت ابوبکرہ کو یمامہ اور بحرین کا عامل بنایا۔

خلیفۂ سوم حضرت عثمان کی شہادت کے بعد حضرت علی خلیفہ بنے تو حضرت قدامہ بن مظعون نے ان کی بیعت نہ کی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت صہیب بن سنان، حضرت حسان بن ثابت، حضرت ابوسعید خدری، حضرت زید بن ثابت، حضرت محمد بن مسلمہ، حضرت سلمہ بن سلام، حضرت عبداللہ بن سلام، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت مغیرہ بن شعبہ بیعت نہ کرنے والوں میں شامل تھے۔

واقدی کی روایت کے مطابق حضرت قدامہ بن مظعون نے ۳۶ھ میں حضرت علی کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ ان کی عمر ۶۸ برس ہوئی۔ ابن حبان ان کا سن وفات ۵۶ھ بتاتے ہیں۔

حضرت قدامہ بن مظعون طویل القامت اور گندم گوں تھے۔ وہ ان معدودے چند صحابہ میں شامل تھے جو بالوں

کو نہیں رنگتے تھے۔ ان کی شادی حضرت عمر کی بہن حضرت صفیہ بنت خطاب سے ہوئی جن سے ان کی بیٹی رملہ پیدا ہوئی۔ دوسری زوجہ حضرت ہند بنت ولید سے عمر اور فاطمہ تولد ہوئے۔ تیسری اہلیہ حضرت فاطمہ بنت ابوسفیان سے عائشہ نے جنم لیا۔ ان کی بیٹی حفصہ کی ولادت ان کی ام ولد کے ہاں ہوئی۔

حضرت قدامہ بن مظعون روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ، میں عطیات کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں (معجم الصحابۃ: ابن قانع)۔ متن حدیث میں 'العوائد' کا لفظ ہے جس کا مفرد 'العائدۃ' ہے۔ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں: صاحب حیثیت شخص سے ملنے والے عطیات، بار بار عیادت کے لیے آنے والی عورتیں (تہذیب اللغۃ، ازہری)۔ چونکہ یہ روایت ابن قانع بغدادی کے تفردات میں سے ہے اور معنی متعین کرنے کے لیے ہمیں کہیں سے مدد نہیں ملی، اس لیے ہم نے اپنی سوجھ کے مطابق پہلے معنی کو ترجیح دی۔ عائشہ بنت قدامہ نے اپنے والد سے حدیث روایت کی ہے (موطا امام مالک، رقم ۶۸۷)۔ عمر بن قدامہ کے پوتے قدامہ بن موسیٰ ثقہ راوی تھے۔ امام بخاری اور اکثر محدثین نے ان سے حدیث روایت کی۔

حضرت قدامہ بن مظعون کے ایک آزاد کردہ غلام کی نسل میں جن کا نام ہم بسیار کوشش کے باوجود نہیں جان سکے، عبدالرحمٰن بن سلام اور محمد بن سلام نے تاریخ اسلامی میں مقام حاصل کیا۔ عبدالرحمٰن بن سلام کو علم حدیث میں ایک ثقہ راوی سمجھا جاتا ہے، جب کہ محمد بن سلام صاحب اخبار کہلاتے ہیں، عربی ادب کی کتاب ''الاغانی'' میں ان کی روایات کثرت سے موجود ہیں۔ انھوں نے شعراے عرب کو دس طبقوں میں تقسیم کیا اور اس موضوع پر عربی کی پہلی تصنیف ''طبقات الشعراء'' تحریر کر کے شہرت پائی۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، تاریخ الامم والملوک (طبری)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، تاریخ بغداد (خطیب بغدادی)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، الکامل فی التاریخ (ابن اثیر)، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (ابن اثیر)، تاریخ الاسلام (ذہبی)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔